والدہ بغیر اجازت پیسے لے لیتی ہے

هل له أن ينكر على أمه أخذها من ماله بغير إذنه ؟

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

والدہ بغير اجازت پيسے لے ليتی ہے

الله تعالى آپ كو اتنى اچھى ويب سائٹ قائم كرنے پر جزائے خير عطا فرمائے، ميرے ذہن ميں جو سوال بھى ابھرا مجھے اس كا آپ كى ويب سائٹ سے جواب ضرور ملا.

اس وقت ميرا سوال والدہ كے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمى كرنے كے متعلق ہے، ميرى عمر تقريبا بيس برس سے زائد ہے اور ہم پانچ بھائى ہيں سب ايك ہى گھر ميں والدہ كے ساتھ رہائش پذير ہيں، دس برس گيارہ برس قبل ہمارے والد صاحب فوت ہوئے تو ہمارى والدہ نے ہمارے سارے تعليمى اور معاشى اخراجات خود اٹھائے اور اس طرح ہم نے گريجويشن كر ليا.

الحمد لله الله كے فضل و كرم سے گھر كے سارے اخراجات اور بھائيوں كے اخراجات بھى ميں برداشت كرتا ہوں، ليكن درج ذيل دو اشياء كے بارہ ميں دريافت كرنا چاہتا ہوں:

اول:

ايك بار بہت بڑى رقم جو ميں نے جمع كر ركھى تھى ميرى والدہ نے خرچ كر لى كيونكہ ميرے ماموں كى مالى حالت بہت تنگ تھى تو والدہ نے وہاں رقم خرچ كر دى تو اس وقت ميں بہت ناراض ہوا كہ والدہ نے مجھے بتائے بغير ميرے پيسے وہاں صرف كر ديے.

ليكن ميں نے ناراضگى كے متعلق والدہ كو نہيں بتايا اور اس رقم كے متعلق ميں نے والدہ سے كوئى باز پرس بھى نہيں، گويا كہ كچھ ہوا ہى نہ ہو.

ليكن اس كے كئى ماہ بعد ميرى بڑى بہن كو آپريشن كى بنا پر بہت زيادہ مالى تنگى سے گزرنا پڑا، تو اس وقت بھى والدہ نے پہلا جيسا عمل ہى كيا، اور جو رقم ميں نے دوبارہ جمع كى تھى وہ بھى مجھے بتائے بغير وہاں خرچ كر دى. ميں نے سوچا كہ مجھے اس سلسلہ ميں خاموش نہيں رہنا چاہيے بلكہ بات چيت كرنى چاہيے تاكہ پھر دوبارہ ايسا نہ ہو، ميں نے بات كى تو والدہ نے كہا آپ كى بہن كو پيسوں كى ضرورت تھى تو ميں نے اسے دے ديے اور تجھے بتانا بھول گئى تو ميں نے والدہ سے كہا كہ ميرے علم كے بغير آپ ميرے پيسے خرچ مت كيا كريں، تو والدہ نے خاموشى اختيار كر لى ليكن مجھے بعد ميں محسوس ہوا كہ والدہ كے ساتھ مجھے ايسا نہيں كرنا چاہيے تھا.

میرا سوال یہ ہے کہ آیا میری والدہ کو میرے مال میں میرے علم کے بغیر تصرف کا حق حاصل ہے ؟
میں نے یہ بات صرف اس لیے کی کہ دوبارہ ایسا نہ کیا جائے، کیا میرا یہ عمل اور والدہ کو کہنا غلط تو نہیں تھا ؟
دوم:
دوسرا سوال اوپر بیان کردہ معلومات اور نیت کے متعلق ہے: میں نے نیت کر رکھی تھی کہ گھر کے سارے اخراجات اور بھائیوں کا خرچ اللہ کے لیے میں خود ہی برداشت کرونگا، تاکہ والدہ سے صلہ رحمی اور حسن سلوك کر سکوں، اکثر اوقات میرے اور والدہ کے مابین کسی چیز میں بہت زیادہ اختلافات ہو جاتے ہیں، ان اختلافات کے بعد مجھے شیطانی وسوسہ سا ہوتا ہے کہ تمہاری نیت خالص اللہ کے لیے نہ تھی، اور خاص کر جب یہ اختلافات پیسوں اور خرچ کرنے کے طریقہ کے بارہ میں ہوتے ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری نیت میں فتور تو نہیں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں اپنی نیت کو کیسے کنٹرول کر سکتا ہوں تا کہ شیطانی وسوسوں سے بچ کر خالصتا اللہ کے لیے نیت رکھوں ؟

الحمد للہ:

اول:

والدہ سے حسن سلوك اور بھائیوں کا خیال کرنے اور ان کے اخراجات برداشت کرنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اگر آپ اس میں اچھی نیت رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کو بہت عظیم اجروثواب حاصل ہوگا.

دوم:

والدین کے لیے حسب ضرورت اپنی اولاد کا مال لینا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں بیٹے کو کوئی نقصان اور ضرر نہ ہوتا ہو، اور بیٹے کی ضرورت و مصلحت نہ جاتی رہے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (٩٥٩٤) کے جواب کا مطالعہ کریں.

کیونکہ ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" ايك شخص نبی كريم صلى اللہ علیہ وسلم كے پاس آ كر عرض كرنے لگا:

" میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمايا:

" تم اور تیرا مال تو تیرے والد کا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (٢٢٩٢).

اور ايك حدیث میں رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا تمہاری اولاد تمہاری بہترین كمائی ہے، تم ان كے اموال میں سے كھاؤ "

امام احمد رحمہ اللہ سے ايك ايسی عورت كے متعلق سوال كيا گيا جو اپنے بیٹے كا مال صدقہ كر ديا كرتی تھی تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمايا كہ اسے بیٹے كی اجازت سے صدقہ كرنا چاہیے "

ديكھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (٤٥ / ٢٠٣).

والدين كو یہ حق نہیں كہ ايك بیٹے مال لے كر كسی دوسرے بیٹے كو دے دیں.

اس بنا پر والدہ کو چاہیے تھا کہ جب وہ اپنے ضرورتمند بھائی یا اپنی محتاج بیٹی کو اپنے بیٹے کی رقم اور مال دینے لگی تھی تو بیٹے سے پوچھ لیتی، اور بیٹے کو چاہیے تھا کہ اجازت مانگنے کی صورت میں وہ حسب استطاعت والدہ کو اجازت دیتا، کیونکہ والدہ کی ضرورت و رغبت بیٹے کے مال سے متعلق ہے، اور خاص کر جب یہ ضروری حاجت کے متعلق ہو اور کسی رشتہ دار سے مخصوص ہو.

اور آپ کی بہن کے لیے تو اور بھی تاکیدی اور یقینی امر ہوگا کہ آپ نے اپنے بہن بھائیوں اور والدہ کے اخراجات کی ذمہ داری لے رکھی ہے، یہ سب کچھ آپ کی جانب سے والدہ کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی کی تکمیل ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ بھی والدہ اور بہن بھائیوں سے صلہ رحمی کرنے والوں میں سے ہیں.

آپ کا اپنی والدہ کو کہنا کہ: میرے علم کے بغیر میرا مال صرف مت کرنا "

اس کلام میں شدت اور سختی پائی جاتی ہے، کہ آپ نے والدہ کو سختی سے مخاطب کیا ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ اس معاملہ پر متنبہ رہتے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ چنانچہ تم دونوں (والدین) کو اف بھی نہ کہو، اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ مت کرو، بلکہ انہیں نرم اور اچھی بات کہو }الاسراء (٢٣).

سوم:

رہا مسئلہ اللہ کے لیے اخلاص نیت کا تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے اس کے لیے مستقل طور پر نفس اور شیطان کے خلاف جدوجهد کی ضرورت ہے، کہ آپ جو بھی خرچ کرتے ہیں اس میں اخلاص نیت کے لیے نفس اور شیطان کے خلاف جہاد جاری رکھیں، اور اس میں اچھی نيت رکھا کریں، اور آپ شیطانی اور نفسانی وسوسوں کی جانب التفات بھی نہ کریں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے اخلاص نيت اور وسوسوں كے علاج كے بارہ ميں دريافت كيا گيا تو كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" آپ اپنے آپ كو اللہ كا مطيع كرنے اور اپنے دل كى نيت خالص ركھنے كى كوشش كريں، اور اپنے عمل ميں اللہ سبحانہ و تعالى كى رضامندى كے حصول كا مقصد ركھيں كہ اللہ تعالى تمہيں اس كا اجروثواب عطا فرمائيگا، اور اللہ سبحانہ و تعالى سے دار آخرت كى اميد ركھتے ہوئے اپنے وسوسوں كو ترك كر ديں، اور شيطانى چال كو اپنے سے دور كريں، كيونكہ شيطان تو آپ كى راحت و سكون كو شكوك و شبہات سے بھرنا چاہتا ہے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (٢ / ٢٠٧).

واللہ اعلم .